السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو لوگ ہمیشہ سفر میں رہتے ہوں جیسے جہاز کے سارنگ یا خلاصی وغیرہ ان کو نماز قصر پڑھنی چاہیے یا پوری؟ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو لوگ ہمیشہ سفر میں رہتے ہوں، جیسے جہاز کے خلاصی وغیرہ و شرعاً مقیم نہیں ہیں۔ بلکہ مسافر ہیں، کیوں کہ وطن کی تین ہی قسمیں ہیں، وطن اصلی، وطن اقامت و وطن سکنی، فتح القدیر میں ہے:

الاوطان ثلثة وطن اصلی وھو مولد الانسان او موضع تأھل بہ ومن قصدۃ التعیش بہ لا الارتحال و وطن اقامۃ وھو ما ینوی الاقامۃ فیہ خمسۃ عشر یوما و وطن سکنی وھو ما ینوی الاقامۃ فیہ اقل من خمسۃ عشر یوما۔

وطن تین ہیں، وطن اصلی یہ انسان کی رہائش کی جگہ ہے اور وطن اقامت، جہاں پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ ہو اور وطن سکنی یہ وہ جگہ ہے جہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہو، اور مخفی نہیں کہ خلاصی وغیرہ ان تینوں اوطان سے خالی ہیں۔ پس بلاشبہ وہ مسافر ٹھہرے، پس احکام سفر ان پر لازم رہیں گے۔

ونیز احادیث و آیات قرآنیہ عام ہیں، چنانچہ آیت: واذا ضربتم فی الارض اور او کنتم علی سفر} میزان شعرانی میں ہے:

قال الائمۃ الثلاثۃ انہ الملاح اذا سافر فی سفینۃ فیھا اھلہ ومالہ لہ القصر وقال احمد انہ لا یقصر وقال احمد کذلک المکاریٔ الذی یسافر دائما خالفہ فیہ الائمۃ الثلاثۃ ایضا فقالوا ان لہ الترخص بالقصر والفطر۔ (۱)

ملاح جب کشتی میں اپنے اہل وعیال کے سمیت سفر کرے، تو تینوں اماموں کے نزدیک وہ قصر کرے۔ امام احمد قصر کے قائل نہیں ہیں۔ اور کرایے پر کام کرنے والا مثلاً گاڑیوں کے ڈرائیور اور جہازوں کے ملاح وغیرہ بھی: ا اسی حکم میں ہیں۔

پس ثابت ہوگیا کہ دائم السفر کو بھی قصر کرنا چاہیے، چنانچہ تاجر جو ہمیشہ تجارت کے لیے سفر میں رہتے ہیں۔ مصنف ''ابن ابی شبیہ'' میں ہے:

قال حدثنا وکیع عن الاعمش عن ابراھیم قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ انی رجل تاجر اختلف الی البحرین فامرہ ان یصلی رکعتین ھذا مرسل۔ واللہ اعلم (۲)

حررہ محمد عبد الحق ملتانی ۴ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ سید محمد نذیر حسین

(فتاویٰ نذیریہ جلد اوّل ص ۵۵۶)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 04 ص 212

محدث فتویٰ